بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

جنگِ بدر کے حالات وواقعات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 جولائی 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور واقعات کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ جنگِ بدر ختم ہوئی اور کفّار کو اللہ تعالیٰ نے ان کے انجام تک پہنچایا۔ ستّر کفار مارے گئے جن میں بہت سے رؤسا اور سردار بھی شامل تھے۔

رؤسائے قریش کی تدفین کے متعلق یہ ذکر ملتا ہے، صحیح بخاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے کی حالت میں تھے کہ کفارِ مکّہ نے جانور کی بچّہ دانی آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے اور کفار ہنستے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں آئیں اور وہ بھاری چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر سے ہٹائی۔ اس موقعے پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! تُو قریش کی گرفت کر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور بعض دیگر کفار کے نام لے کر دعا کی کہ اے اللہ! ان کی گرفت کر۔ راوی حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے بدر کے روز خود ان سب کو گرے ہوئے دیکھا۔ پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے گڑھے میں پھینکا گیا۔ اس موقعے پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گڑھے والے لعنت کے نیچے ہیں۔

حضرت ابوطلحہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن کفار کے چوبیس آدمیوں کے بارے میں حکم دیا اور انہیں بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔ بدر سے واپسی پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس

کنویں کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور ان کفارِ مکّہ کو، ان کے باپوں کے ناموں سے پکارنے لگے اور فرمایا: کاش تم نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی ہوتی۔ ہم نے تو وہ سب پالیا جو اللہ نے اپنے رسول سے وعدہ کیا تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعے کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ سے کہ اے گڑھے والو! تم نے مجھ سے جنگ کی اور دوسروں نے میری مدد کی ہے۔ یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنی جگہ یہ یقین رکھتے تھے کہ ان جنگوں میں ابتدا کفار کی طرف سے ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور ہو کر محض خود حفاظتی کی خاطر تلوار اٹھائی۔

سیرت کی کتابوں میں جنگِ بدر کے ذکر میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معجزات کا ذکر بھی ملتا ہے۔ چنانچہ عکاشہ بن محصنؓ کے متعلق مذکور ہے کہ بدر کے دن وہ اپنی تلوار سے لڑائی کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ان کے ہاتھ میں ٹوٹ گئی۔ اس پر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لکڑی عنایت کی اور فرمایا کہ تم اس سے کفار کے ساتھ جنگ کرو۔ عکاشہؓ نے اس لکڑی کو لہرایا تو وہ ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی۔

مکہ میں کافروں کی شکست کی خبر کس طرح پہنچی اس کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ مشرکین نے گھبراہٹ کے عالم میں بھاگتے ہوئے مکہ کا رخ کیا۔ شرم و ندامت سے انہیں سمجھ نہ آتا تھا کہ کس طرح مکّہ میں داخل ہوں۔ جب کفار نے اہلِ مکّہ کو سردارانِ قریش کی ہلاکت کی خبر دی تو انہیں یقین نہ آتا تھا۔ قریش نے مقتولین کا ماتم کرنے اور نوحہ کرنے سے لوگوں کو روک دیا تھا۔

دوسری جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کو فتح کی خوش خبری دینے کے لیے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو بالائی مدینہ جبکہ حضرت زید بن حارثہؓ کو نشیبی مدینے کی طرف بھجوایا۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ ہمیں فتح کی خوش خبری تب ملی جب ہم نے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی برابر کر دی تھی۔

جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے تو منافقین اور یہود نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مسلمانوں کو جنگ میں شکست ہو گئی ہے اور نعوذ باللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنگ میں مارے گئے ہیں، اسی لیے زید آپ ﷺ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آرہے ہیں۔ جب زید بن حارثہؓ نے فتح کی خوش خبری سنائی اور سردارانِ قریش کے نام لے لے کر بتایا کہ فُلاں فُلاں سردارانِ قریش مارے گئے ہیں تو منافقین کہنے لگے کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ لگتا ہے جنگ میں شکست اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی وجہ سے زید کا دماغ اُلٹ گیا ہے۔

اہلِ مدینہ فتح کی خوشی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے مدینے سے باہر امڈ آئے۔ ان مسلمانوں کی خوشی قابلِ دید تھی۔

اس جنگ میں مسلمانوں کو مالِ غنیمت میں ۱۵۰ اونٹ اور دس گھوڑے ملے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا سامان، ہتھیار، کپڑے، بے شمار کھالیں، رنگا ہوا چمڑا اور اون وغیرہ بھی مالِ غنیمت میں حاصل ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حصہ بھی دیگر صحابہؓ کے برابر رکھا۔ صحابہ کرامؓ نے ایک تلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھ لی۔ اسی طرح ایک اونٹ جو ابو جہل کی ملکیت میں سے تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا۔ کتبِ سیرت میں اس تلوار اور اونٹ کو کافی اہمیت دی گئی ہے۔ اس تلوار کا نام 'ذوالفقار' تھا۔ بعد میں دیگر غزوات میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس تلوار کو اپنے پاس رکھتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تلوار عباسی خلفاء کے پاس رہی۔ اسی طرح وہ اونٹ صلح حدیبیہ تک آپ ﷺ کے پاس رہا اور صلح حدیبیہ کے موقعے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو قربانی کے طور پر اپنے ساتھ لے کر گئے۔

مالِ غنیمت کی تقسیم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے ورثاء کو ان کا حصّہ دیا۔ اسی طرح مدینے میں موجود نائبین اور دیگر اصحاب جو مختلف ذمہ داریوں کی ادائیگی کی وجہ سے جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے، انہیں بھی ان کا حصّہ دیا۔

جنگِ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر رہا کر دیا گیا۔ فدیے کی رقم ایک ہزار سے چار ہزار درہم تک تھی۔ جو فدیہ نہ دے سکتا تھا اس کے لیے شرط تھی کہ وہ مدینے کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے تو اسے رہا کر دیا جائے گا۔ اسی

طرح بعض قیدیوں کو کم فدیے یا بنا فدیے کے بھی چھوڑ دیا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس بارے میں لکھا ہے کہ

مدینہ پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کے متعلق مشورہ کیا کہ ان کے متعلق کیا کرنا چاہئے۔ عرب میں بالعموم قیدیوں کو قتل کر دینے یا مستقل طور پر غلام بنا لینے کا دستور تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر یہ بات سخت ناگوار گزرتی تھی۔ اور پھر ابھی تک اس بارہ میں کوئی الٰہی احکام بھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ میری رائے میں تو ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ آخر یہ لوگ اپنے ہی بھائی بند ہیں اور کیا تعجب کہ کل کو انہی میں سے فدایانِ اسلام پیدا ہو جائیں مگر حضرت عمرؓ نے اس رائے کی مخالفت کی اور کہا کہ دین کے معاملہ میں رشتہ داری کا کوئی پاس نہیں ہونا چاہئے اور یہ لوگ اپنے افعال سے قتل کے مستحق ہو چکے ہیں۔ پس میری رائے میں ان سب کو قتل کر دینا چاہئے بلکہ حکم دیا جاوے کہ مسلمان خود اپنے ہاتھ سے اپنے اپنے رشتہ داروں کو قتل کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فطری رحم سے متاثر ہو کر حضرت ابو بکرؓ کی رائے کو پسند فرمایا اور قتل کے خلاف فیصلہ کیا اور حکم دیا کہ جو مشرکین اپنا فدیہ وغیرہ ادا کر دیں انہیں چھوڑ دیا جاوے۔ چنانچہ بعد میں اسی کے مطابق الٰہی حکم نازل ہوا ۔ چنانچہ ہر شخص کے مناسب حال ایک ہزار درہم سے لے کر چار ہزار درہم تک اس کا فدیہ مقرر کر دیا گیا اور اس طرح قیدی رہا ہوتے گئے۔

جنگِ بدر سے متعلق تفاصیل آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

۱۔ رانا عبدالحمید خان صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ و نائب ناظم مال وقفِ جدید پاکستان۔

۲۔ مکرمہ نصرت جہاں احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ امریکہ

حضورِ انور نے دونوں مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔